مرثیہ: ۲۴

درحال حضرت امام حسین علیہ السلام

مطلع

کمال واَوج مجھے اے خُدائے بَرتَر دے

تعدادِ بند: ۱۰۰

www.emarsiya.com

۱

کمال و اوج مجھے اے خدائے برتر دے جہاں میں جس سے کہ ہو آبرو وہ گوہر دے
عوض میں خار کے اِس باغ سے گُلِ تر دے غنی ہے تُو مِرے خالق مجھے غنی کر دے
طلب کے واسطے کیوں سوئے اغنیا جاؤں
ترا ہوں بندہ کہاں میں ترے سوا جاؤں

۲

دیا جو تُو نے ہمیشہ وہ بے سوال دیا سوا خیال سے بھی میرے ذوالجلال دیا
عطا علوم کئے نظم میں کمال دیا کیا قصور تو رحمت سے اپنی ٹال دیا
تو وہ کریم ہے بگڑوں کو ہے بنا دیتا
گناہ کرنے پہ بھی کچھ نہیں سزا دیتا

۳

رحیم و راحم و رحمان و عادل و ستّار مُعینِ ہر دوسرا رازقِ صغار و کبار
کسی طرح سے بھی ممکن نہیں کرم کا شمار عجیب ذاتِ مقدس ہے تیری اے غفّار
ہر ایک بندے کی مشکل میں کام آتا ہے
گُناہ بخشا ہے نعمتیں کھلاتا ہے

۴

مکین تیرے، مکاں تیرے، لامکاں تیرا زمین تیری، زماں تیرا، آسماں تیرا
جہان والے بھی سب تیرے ہیں جہاں تیرا کریں جو غور تو جلوہ نہیں کہاں تیرا
وہ کون شے ہے جو دل سے فدا نہیں تجھ پر
یہ بزمؔ صدقے ہوا ہے عرش کے مکیں تجھ پر

۵

فریبِ نفس سے پہنچے عجب ملال مجھے وفورِ رنج سے ہے زندگی وبال مجھے
بہت ہے اپنے گناہوں سے انفعال مجھے کریم بحرِ ضلالت سے اب نکال مجھے
تری جناب میں جو عذر ہو وہ تھوڑا ہے
گنہ کے بار نے میری کمر کو توڑا ہے

www.emarsiya.com

۶

نہ کوئی دوست ہے اپنا نہ آشنا یارب   نہیں غریب کا کوئی ترے سوا یارب
بیان کس سے کروں دل کا مدعا یارب   کہ اِک جہان ہے مجھ سے پھرا ہوا یارب

نحیف و زار ہوں افلاک کا ستایا ہوں
۷ بھٹک کے چارطرف تیرے در پہ آیا ہوں

عجیب شکل سے حاضر ہوا ہوں تیرے حضور   خجل خطاؤں سے، دل پر غم و الم کا وفور
مرے کریم یہ تیرے کرم سے کچھ نہیں دور   بحل کرے جو ابھی ایک دم میں سارے قصور

پلک نواز ہے تو، ساتر العیوب ہے تو
۸ گناہ گار ہوں میں، غافر الذنوب ہے تو

کریم تیرے کرم پر ہزار جاں سے نثار   وہ شفقتیں ہیں کہ ممکن نہیں ہے جن کا شمار
اب آرزو یہی دل کی ہے اے مرے غفار   سوا ترے نہ کسی سے رہے مجھے سروکار

ہر ایک حال میں تیرا ہی دم بھروں مولا
۹ ترا ہی نام لبوں پر ہو جب مروں مولا

ہر ایک امر میں مالک دعا تجھی سے کروں   تجھی سے عرض کروں، التجا تجھی سے کروں
رجوع میں دمِ رنج و بلا، تجھی سے کروں   جو التماس کروں اے خدا، تجھی سے کروں

بوقتِ نزع بھی یہ مستمند شاد رہے
۱۰ لبوں پہ نام رہے دل میں تیری یاد رہے

دیا الم مجھے کیا کچھ نہ شادمانی نے   دکھایا جلوۂ پیری شبِ جوانی نے
بنایا ہیچمداں میری نکتہ دانی نے   کیا ہے گنگ مجھے میری خوش بیانی نے

ریاضِ دہر میں گرچہ برنگِ خار ہوں میں
رؤفؔ پر تری رحمت کا خواستگار ہوں میں

www.emarsiya.com

۱۱

مدد کا وقت ہے اب یا الہٰ خُذ بیدی　　مرے کریم مِرے بادشاہ خذ بیدی
کسے دکھاؤں یہ حالِ تباہ خذ بیدی　　ہو اِس طرف بھی کرم کی نگاہ خُذ بیدی
جو چاہے تُو تو ابھی دور سب مِرا غم ہے
مِرے قدیر تو ہی دستگیرِ عالم ہے ۱۲

ریاضِ مدحِ شہِ دیں کہاں، یہ خار کہاں　　یہ بے نوا کہاں اور شاہِ تاجدار کہاں
یہ مُشتِ خاک کہاں، نورِ کردگار کہاں　　متاعِ نظم کہاں اور یہ بے وقار کہاں
اب اس مقام سے میں اے کریم بڑھتا ہوں
ترے رسولؐ کے دلبر کا حال پڑھتا ہوں ۱۳

وغا کے واسطے شاہوں کے شاہ آتے ہیں　　غضب میں دلبرِ شیرِ الہٰ آتے ہیں
لئے جلو میں فلک کی سپاہ آتے ہیں　　پڑھو درود رسالت پناہ آتے ہیں
بسانِ برق ابھی بار بار چمکے گی
خدا کی بھیجی ہوئی ذوالفقار چمکے گی ۱۴

سپاہِ شام ہے بے دم عجب تلاطم ہے　　ہر اِک ہے محوِ غم و ہم عجب تلاطم ہے
نشاں درست، نہ پرچم عجب تلاطم ہے　　عیاں ہے حشر کا عالم عجب تلاطم ہے
اِک انقلاب کا نقشہ ہے بحر میں بر میں
زمین کانپتی ہے آسماں ہے چکّر میں ۱۵

غضب کا غیظ ہے حضرت کو مصطفاؐ کی پناہ　　لرز کے کہتے ہیں جبریل مرتضیٰؑ کی پناہ
قضا پکار رہی ہے شہِؑ ہُدا کی پناہ　　بتوں کا غُل ہے یہی دہر میں خدا کی پناہ
تڑپ تڑپ کے عدو اس جہاں سے جائیں گے
سوا عدم کے یہاں دم میں کچھ نہ پائیں گے

www.emarsiya.com

۱۶
چلو چلو شہِ عالی وقار آ پہنچے ہٹو ہٹو کہ پئے گیر و دار آ پہنچے
بچو بچو وہ لئے ذوالفقار آ پہنچے بڑھو بڑھو اسدِ کردگار آ پہنچے
بزن بزن کی صدا عُن کے جان جائے گی
امان اماں کی اب آواز رن سے آئے گی

۱۷
شہِ انام عجب دبدبے سے آتے ہیں زمین ہلتی ہے افلاک تھرتھراتے ہیں
اکیلے لاکھوں سے گو بہرِ جنگ جاتے ہیں مگر ہراس نہیں خوش ہیں مسکراتے ہیں
صدا یہ بنتِ نبیؐ کی عقب سے آتی ہے
کہاں حسینؑ سواری تمھاری جاتی ہے

۱۸
اَٹے ہیں گرد سے گیسوئے عنبریں بیٹا ہوئی پسینے میں تر چاند سی جبیں بیٹا
غم و ملال بھی ہے دل بھی ہے حزیں بیٹا غضب کی دھوپ ہے ٹھہرو ذرا کہیں بیٹا
نبیؐ کے گھر کا مری جاں تو ہی اُجالا ہے
تجھے تو میں نے بڑی محنتوں سے پالا ہے

۱۹
زہے نہیب و جلال و شکوہ و شانِ امامؑ کمر میں تیغِ علیؑ سر پہ ظلِ رَبِّ انام
درود پڑھتے ہیں باہمٔ مَلَک فلک پہ تمام انہیں کے حُسن کا یوسف ہے بندۂ بے دام
یہ شور تھا رُخِ انور کے نور کو دیکھو
جہاں میں قدرتِ حق کے ظہور کو دیکھو

۲۰
ریاضِ خُلد فدا جس پہ وہ گُلِ رُخسار ہلال شرم سے خم ہے وہ ابروئے خمدار
وہ آنکھیں نرگسِ باغِ جناں بھی جس پہ نثار خجل ہوئے دُرِ دنداں سے گوہرِ شہوار
وہ بوئے زلف فدا جس پہ مشک و عنبر ہیں
وہ لال لب کہ جو لختِ دلِ پیمبرؐ ہیں

www.emarsiya.com

۲۱
نہ کیوں ہو زور یداللہ کے ہاتھ پائے ہیں　　وہ نقشِ پا کہ فلک سر جہاں جھکائے ہیں
وہ صدرِ رازِ خدا جس میں سب در آئے ہیں　　وہ دوش، بارِ شفاعت کا جو اُٹھائے ہیں
خجل ضیائے رُخِ شہ سے چاند ہے دیکھو
جبیں کے نور سے خورشید ماند ہے دیکھو

۲۲
زہے تجمل و رعب و جلالِ شاہِ جمیل　　عقب میں ساتھ تھے سر کھولے انبیائے جلیل
کہیں تھے حضرتِ موسیٰؑ کہیں تھے نوحؑ و خلیل　　رکاب تھامے ہوئے جبرئیل و اسرافیل
بہار آخری زہراؑ کے پھول کی دیکھو
شکوہ راکبِ دوشِ رسولؐ کی دیکھو

۲۳
فرس رسولؐ کا ہے لاجواب ہو کہ نہ ہو　　خفیف تیز روی میں، سحاب ہو کہ نہ ہو
جمالِ شہ سے خجل آفتاب ہو کہ نہ ہو　　بہارِ شیب پہ صدقے، شباب ہو کہ نہ ہو
خجل نہ شمس ہو کیوں رنگِ زعفرانی سے
سوا ہے جلوۂ پیری کہیں جوانی سے

۲۴
ثنائے رخشِ فلک سیر میں ہے گنگ زباں　　وہ حُسن ہے کہ براقِ رسولؐ کی ہے جاں
وہ نعل جس کی چمک سے ہلال ہو حیراں　　وہ پتلیاں ہیں کہ حوروں کی آنکھیں ہو قرباں
جو وصف کیجئے اس رخش کا وہ تھوڑا ہے
وہ تیزیاں ہیں کہ بجلی کا ذکر کوڑا ہے

۲۵
وہ چال جس سے کہ ہو منفعل نسیمِ بہار　　وہ جست و خیز کہ شرمندہ آہوئے تاتار
سُبک لجام و فلک سیر و تیز رو، طرّار　　فلک بھی دیکھتا تھا جھک کے شان کو ہر بار
یہ ناز تھا کہ فزوں کیوں نہ ہو وقار مرا
سوارِ دوشِ پیمبرؐ ہے شہسوار مرا

www.emarsiya.com

۲۶

وہ فیضِ شاہؑ سے جنگل میں بوستاں کی فضا   وہ بلبلوں کے چہکنے کی دلنواز صدا
ہر اِک نہال بھی پہنے ہوئے تھا سبز قبا   ریاضِ خُلدِ بریں کی وہ دشتِ کیں میں ہوا
بشر ہی کچھ نہ یہاں کی بہار دیکھتے تھے
ملک بھی چرخ سے یہ سبزہ زار دیکھتے تھے

۲۷

وہ جھومنا شجروں کا وہ گُلشنوں کی بہار   ہر ایک پھول پہ سو جان سے فدا تھے ہزار
وہ سبزہ زار پہ شبنم کے گوہرِ شہوار   ہرے ہرے وہ شجر اور وہ سرخ سرخ اثمار
خوشی خوشی نہ فقط حق پرست پھرتے تھے
عجب ہوا تھی کہ طاؤس مست پھرتے تھے

۲۸

فضا وہ باغِ ارم کی ہر اِک گلستاں میں   وہ نزہتیں جو نہ آئیں خیالِ رضواں میں
وہ تر زبانیں عنادل کی وصفِ ریحاں میں   مہکنا وہ گُلِ خود رو کا خود بیاباں میں
دلِ عروس کی صورت کھلے ہوئے غنچے
قبا میں عطرِ حنا کا مَلے ہوئے غنچے

۲۹

عروسِ صبح کا انداز و ناز سے آنا   فلک پہ تاروں کا پیہم وہ ڈوبتے جانا
وہ شاہِ شرق کا رعب و جلال دکھلانا   بہار دیکھ کے وہ بوئے گُل کا اترانا
وہاں کی دید کا شائق ریاضِ رضواں تھا
عجیب وقت سہانا عجب بیاباں تھا

۳۰

بڑھی ہوئی تھی دلوں کی اُمنگ وقتِ سحر   ہوئی تھی بادِ صبا شوخ و شنگ وقتِ سحر
وہ سبزہ زار وہ پھولوں کا رنگ وقتِ سحر   وہ نغمہ سنجیٔ بلبل کا ڈھنگ وقتِ سحر
وہاں تو زمزمہ پر برگ برگ ہلتا تھا
یہاں دلوں کو مزا ارغنوں کا ملتا تھا

www.emarsiya.com

۳۱
ہر ایک بار جو جھونکے ہوا کے آتے تھے نہال جھومتے تھے پھول کھلتے جاتے تھے
زہے نشاط کہ غنچے بھی مسکراتے تھے پروں کو کھول کے طائر بھی چہچہاتے تھے
اثر سے نغموں کے عالی دماغ وجد میں تھے
وہ زمزمے تھے کہ سبزانِ باغ وجد میں تھے

۳۲
پر اب نشان خرابی کے ہیں عیاں سارے لرز رہے ہیں ستمگار خوف کے مارے
جو پہلواں تھے قوی دل، وہ ہمتیں ہارے یقیں ہے دن کو نظر آئیں خوف سے تارے
کچھ ایسی شان سے حضرت وغا کو آتے ہیں
کہ پاؤں گاوِ زمیں کے بھی کانپے جاتے ہیں

۳۳
پہنچ کے رن میں پکارے حسینؑ ابنِ علیؑ کہ میرے جد ہیں حبیبِ خدائے لم یزلی
انہیں کے رُتبے ہیں والشمس والضحیٰ سے جلی پدر وہ ہیں کہ جنھیں ذوالفقار حق سے ملی
انہیں کی تیغ نے گلزارِ کفر اُجاڑا ہے
انہیں نے قلعۂ خیبر کا در اُکھاڑا ہے

۳۴
ہوئے ہیں کس کو مراتب یہ دوجہاں میں حصول امینِ رازِ خدا، دیں پناہ، نفسِ رسولؐ
امامؑ کاشفِ اسرارِ غیبؑ زوجِ بتولؑ مُعینِ شرعِ نبیؐ، عالمِ فروع و اُصول
علیؑ سا خلق میں عالی وقار اور بھی ہے
جہاں میں کوئی شہِ ذوالفقار اور بھی ہے

۳۵
امامِ جنّ و بشرؑ بادشاہِ کون و مکاں بہارِ باغِ ارمؑ رونقِ زمین و زماں
چراغِ راہِ ہدایتؑ معینِ ہر دو جہاں وصیؑ احمدؐ ذیقدرؑ حُجتِ یزداں
علیؑ کا مرتبہ اعلیٰ سمجھ لیا سب نے
نبیؐ سے لہجۂ حیدر میں بات کی رب نے

www.emarsiya.com

۳۶

خدیوِ مملکتِ دوسرا و شاہِ نجف   امیرِ کشورِ دیں فخرِ انبیائے سلف
چراغِ یثرب و مہرِ سپہرِ عزّ و شرف   حق اُن کی سمت ہے واللہ اور یہ حق کی طرف
ہوا جو کام علیؑ سے وہ کس بشر سے ہوا
فروغِ صاحبِ والشمس اس قمر سے ہوا

۳۷

قسیمِ بادۂ خُمِ غدیر ہیں حیدرؑ   نشاطِ طبعِ صغیر و کبیر ہیں حیدرؑ
قمر رکاب میں، گردوں سریر ہیں حیدرؑ   ولیِ حق ہیں، جنابِ امیر ہیں حیدرؑ
وقارِ عرش ہیں یہ، مالک الرقاب ہیں یہ
زمانا جس سے ہے روشن وہ آفتاب ہیں یہ

۳۸

ابوالآئمہ و معصوم و ساقیِ کوثر   امین و جامعِ قرآن و زینتِ منبر
قسیمِ نار و جناں، مُقتدائے جن و بشر   جری و قاتلِ کُفّار و ضیغمِ داور
جو پُر جگر تھے اُنہیں کے دلوں کو چاک کیا
خدا کے گھر کو انہوں نے بتوں سے پاک کیا

۳۹

اُسی دلیر کا قائم مقام ہوں میں بھی   ڈرو کہ قہرِ خدائے انام ہوں میں بھی
علیؑ کی طرح جری لاکلام ہوں میں بھی   خدا گواہ تمھارا امام ہوں میں بھی
اگر جفا و ستم سے نہ باز آؤ گے
علیؑ کی تیغ سے ہرگز اماں نہ پاؤ گے

۴۰

جو حوصلہ ہے تو ہاں آئے پہلواں کوئی   بڑھے صفوں سے لئے گرز بے اماں کوئی
اُڑا کے رخش مقابل تو ہو جواں کوئی   کرے ضعیف کی قوت کا امتحاں کوئی
غریب گو کہ مصیبت میں انتشار میں ہے
علیؑ کا زور مگر دستِ رعشہ دار میں ہے

www.emarsiya.com

۴۱
جسے ہو زعمِ شجاعت وہ بدشعار بڑھے وہیں سے کھینچے ہوئے تیغِ آبدار بڑھے
سنبھالے ہاتھوں میں بھالا ہر اِک سوار بڑھے مدد کو خود عمرِ سعدِ نابکار بڑھے
بہار دیکھو مری تیغ آزمائی کی
رہے گی دھوم تہہِ چرخ اس لڑائی کی

۴۲
علیؑ کی تیغ کے جوہر تمھیں دکھاؤں گا فرات تک میں ابھی نہرِ خوں بہاؤں گا
کھڑے کھڑے میں تمھیں شام تک بھگاؤں گا میں ایک حملے میں کوفے کے در پہ جاؤں گا
جہاں میں قہرِ الٰہی کی میں نشانی ہوں
علیؑ کا لختِ جگر ہوں نبیؐ کا جانی ہوں

۴۳
نہ پھولے اس چمنِ روزگار پر انساں خیالِ گردشِ گردونِ دو رہے ہر آں
سُنو بحسنِ سماعت اگر کھلے ہوں کاں عیاں کتاب سے ہے کلُّ من علیہا فاں
رہیں گے خلق میں سلطاں نہ یہ گدا باقی
ہر ایک چیز ہے فانی فقط خدا باقی

۴۴
نہ وہ عروجِ فریدوں نہ طاقِ کسریٰ ہے نہ کیقباد ہے دنیا میں اب نہ دارا ہے
نہ تخت و طبل و علم ہے نہ وہ خزانہ ہے کدھر وہ جاہ و حشم ہے کہاں وہ غرّا ہے
کفن لباس ہے تن میں مکاں تربت ہے
نہ ملک و مال نہ وہ نشۂ حکومت ہے

۴۵
ہمیشہ دارِ فنا میں نہیں کسی کو بقا ہے اس سرا میں بشر میہماں کوئی دم کا
جو آج کوچ تمھارا تو کل سفر اپنا تہہِ زمیں ہیں برابر تمام شاہ و گدا
مدام اشکِ ندامت سے منہ کو دھوتے ہیں
کفن سے چہرہ چھپائے لحد میں سوتے ہیں

www.emarsiya.com

۴۶

جو گلبدن تھے چلے اُن پہ ظلم کے بھالے لحد میں زخمِ جگر غمزدوں کے ہیں آلے
جو خندہ زن تھے اُنہیں کے لبوں پہ ہیں نالے کدھر ہیں مسندِ زریں کے بیٹھنے والے
فقط کتابوں میں تحریر یہ فسانے ہیں
کہاں مزاروں پہ شاہوں کے شامیانے ہیں ۴۷

جو فخرِ قیصر و فغفور تھے وہ خاک ہوئے مکان کیسے خود اُن کے مکیں ہلاک ہوئے
نہ مدتوں کبھی دل جن کے دردناک ہوئے اُنہیں کے غم سے گریبان چاک چاک ہوئے
فقط سکندر و جمشید کا فسانا رہا
مٹے کچھ ایسے کہ قبروں کا بھی پتہ نہ رہا ۴۸

وہ ذی وقار کہ جو خلق میں تھے صاحبِ تاج وہ اب میانِ لحد فاتحہ کے ہیں محتاج
وہ بادشاہ جو لیتے تھے اِک جہاں کا خراج اُنہیں کی قبروں کا ملتا نہیں نشاں کہیں آج
اسی روش پہ زمانے کا کارخانہ ہے
جہاں میں آج جو آیا وہ کل روانہ ہے ۴۹

مدام رہتے تھے احباب جمع جن کے پاس نہیں انہیں کے مقابر پہ اب کوئی جز یاس
ہمیشہ جو کہ پنہاتے رہے ہر اِک کو لباس کفن سے منہ کو چھپائے وہی پڑے ہیں اداس
پیامِ مرگ یہ دو دن کی زندگانی ہے
بقا خدا کے لئے ہے ہر ایک فانی ہے ۵۰

جو اہلِ سیف و قلم تھے وہ کیا ہوئے دیکھو یہ جن کے جاہ و حشم تھے وہ کیا ہوئے دیکھو
جو صاحبانِ کرم تھے وہ کیا ہوئے دیکھو جو شاہِ روم و عجم تھے وہ کیا ہوئے دیکھو
نہ وہ شکوہ نہ وہ تخت و تاج باقی ہے
لحد میں ہڈیوں کا ڈھیر آج باقی ہے

www.emarsiya.com

۵۱

وہ کیا ہوئے کہ جنہیں نشۂ حکومت تھا کدھر گئے وہ جنہیں زعمِ مال و دولت تھا
وہ اب کہاں ہیں جنہیں دعویٔ شجاعت تھا کہیں نہ اُن کا ٹھکانہ سوائے تربت تھا
نہ اب جلالتِ دارا نہ سام باقی ہے
جہاں میں آج فقط اُن کا نام باقی ہے ۵۲

ابھی ہوئے نہ تھے خاموش شاہِ ہر دوسرا جو مستعد ہوئے لڑنے پہ وہ عدوئے خدا
نشان کُھل گئے میداں میں طبلِ جنگ بجا صدائے بوق و جلاجل سے چرخ تھرّایا
کمانیں تیروں کو جوڑے ستم شعار بڑھے
ہر ایک سمت سے نیزے لئے سوار بڑھے ۵۳

یہاں بھی گھوڑے پہ سنبھلے امامِ جنّ و بشر علیؑ کے لال نے کی سوئے تیغ مُو کے نظر
قضا پکاری مبارک ہو شامیوں کو سقر سمیٹے خوف سے سدرہ پہ جبرئیل نے پر
یہ شور تھا شہِ دیں کو جلال آیا ہے
غضب میں شیفتۂ ذوالجلال آیا ہے ۵۴

کہاں ہے ساقیٔ مہوش پلا شراب مجھے عطا ہوں جام پہ جام آج بے حساب مجھے
دوائے دردِ دلِ زار دے شتاب مجھے دکھا دے دہر میں تُو رنگِ انقلاب مجھے
عروج پر یہ ترا میکدہ مدام رہے
وہ مے پلا کہ زمانے میں تیرا نام رہے ۵۵

وہ مے پلا جسے اہلِ کمال پیتے ہیں بشر جسے پئے حُسنِ مآل پیتے ہیں
بہشت میں جسے یوسف جمال پیتے ہیں مدام شیفتۂ ذوالجلال پیتے ہیں
حرام چیز سے رہتا ہے اجتناب مجھے
پلا کھنچی ہوئی فردوس کی شراب مجھے

www.emarsiya.com

۵٦
بڑھے جہاد کو شاہِ انام ظلّ اللہ کھنچی وہ تیغ تو بولے فرشتے بسم اللہ
عجب شکوہ عجب آن بان تھی واللہ زبانِ کفر پہ تھا لا الٰہ الّا اللہ
مہیبِ شاہ سے دونوں جہان ہلتے تھے
زمیں کی اصل ہے کیا آسمان ہلتے تھے

۵۷
ہوا وہ حشر بپا لو وہ ذوالفقار چلی صفوں کو کرتی ہوئی صاف ایک بار چلی
عجیب رنگ سے یہ برق شعلہ بار چلی تمام فوجِ ستمگار سوئے نار چلی
زیادہ قتل جو وہ بد نہاد ہونے لگے
تو اور بھی ملک الموت شاد ہونے لگے

۵۸
چلی جو تیغ تو ہلنے لگی زمیں ساری وہ اُس کی دھار تھی یا نہرِ قہرِ حق جاری
ہوئی یہ سنگدلوں کو بھی زندگی بھاری کمر کسے تھے عدم جانے کی تھی تیاری
اجل کے آنے سے پہلے لعین مرتے تھے
خود اپنی موت کی وہ پیشوائی کرتے تھے

۵۹
زیادہ جنگ میں برہم ہوئے جو شاہِ عرب سپاہِ شام پہ نازل ہوا خدا کا غضب
پچھاڑیں کھاتے تھے ڈرڈر کے راکب و مرکب دمِ مصاف دو عالم میں تہلکہ تھا عجب
مکیں سکوت میں تھے سب مکاں لرزتے تھے
زمین ہلتی تھی اور آسماں لرزتے تھے

٦۰
زہے نہیب صفوں سے جواں نہ بڑھتے تھے یہ خوف تیغ کا تھا پہلواں نہ بڑھتے تھے
سپاہِ شام کے نامی نشاں نہ بڑھتے تھے جو پُرجگر تھے وہ پیلِ دماں نہ بڑھتے تھے
مقابلے کی نہ طاقت جری سے پاتے تھے
نظر چُرائے ہوئے پیچھے ہٹتے جاتے تھے

www.emarsiya.com

٦١

کبھی گرادیا بڑھ بڑھ کے نیزہ داروں کو کنوئیں جھنکائے کبھی آزمودہ کاروں کو
پڑے تھے جان کے لالے ستم شعاروں کو ملایا خاک میں تلوار نے ہزاروں کو
علیؑ کا شیر جو تھا آستیں چڑھائے ہوئے
قضا کھڑی تھی الگ ڈر سے منہ چھپائے ہوئے ٦٢

کبھی صفوں پہ یہ چمکی کبھی رسالوں پر صفائی کر کے پھری جب چلی یہ بھالوں پر
نزولِ قہرِ الٰہی تھا بد خصالوں پر سحر سے آگ برستی تھی شام والوں پر
کمالِ غیظ میں شبیرؑ لب چباتے ہیں
یہ منہ پھرائے ہوئے ان سے بھاگے جاتے ہیں ٦٣

وہ زورِ دستِ غضنفر وہ ذوالفقار کے وار اماں اماں کی لعینوں میں ہر طرف تھی پکار
تباہ تھے کہیں پیدل کہیں فنا اسوار ہوا تھا خون کا چھڑکاؤ تا اُٹھے نہ غبار
جلال میں تھے جو شاہِ انام آئے ہوئے
تھے جبرئیلِ امیں اپنے پر بچھائے ہوئے ٦٤

سپاہِ شام میں غُل ہے ہٹو سرک جاؤ اسد کا سامنا ہے بزدلو سرک جاؤ
علیؑ کی تیغ چلی راہ دو سرک جاؤ جنوں میں شور ہے یاں دم نہ لو سرک جاؤ
یہ تہلکہ ہے کہ افلاک تھرتھراتے ہیں
فرشتے عرش کے پائے سے لپٹے جاتے ہیں ٦٥

بجا حواس نہیں کارزار کون کرے کہاں ہے بازوؤں میں زور وار کون کرے
گھٹی سپاہ میں گنتی شمار کون کرے شکایتِ فلکِ کج مدار کون کرے
محال ہے کہ جو اس شیر سے اماں پائیں
اجل کے منہ میں ہیں اب بھاگ کر کہاں جائیں

www.emarsiya.com

٦٦

حسینؑ فوج میں مثلِ نگاہ پھرتے تھے   حواس باختہ سب کینہ خواہ پھرتے تھے
سپر کو منہ پہ لئے رو سیاہ پھرتے تھے   ہر ایک سمت بحالِ تباہ پھرتے تھے
یہ شور تھا کہ غضب میں دلیر ہے بھاگو
جلال میں اسدِ حق کا شیر ہے بھاگو ٦٧

غضب میں شاہ چڑھاتے ہیں آستینوں کو   جگہ فرار کی ملتی نہیں لعینوں کو
فلک پہ چین نہ تھا چرخ کے مکینوں کو   طبق لرزتے تھے یہ خوف تھا زمینوں کو
یہ غل تھا آج زمانہ اُلٹ ہی جائے گا
قیامت آئے گی اب چرخ پھٹ ہی جائے گا ٦٨

قضا پکار رہی تھی کہ غافلو ہشیار   علیؑ کے لال سے آساں نہیں ہے کچھ پیکار
اگرچہ ہجرِ برادر سے اُس کا دل ہے فگار   مگر ہے فردِ شجاعت میں یہ خجستہ شعار
علیؑ کی طرح دلیروں میں یہ بھی یکتا ہے
جہاں میں زورِ یداللہ اس کو پہنچا ہے ٦٩

نہ کیوں دلیر ہو حیدرؑ کا نورِ عین ہے یہ   امامِ دہر ہے سُلطانِ مشرقین ہے یہ
حسنؑ کا بھائی ہے زہراؑ کے دل کا چین ہے یہ   جو ہے نبیؐ کا نواسہ وہی حسینؑ ہے یہ
ہے اِس دلیر میں زہراؑ کے شیر کی طاقت
اِسے ملی ہے شہِ قلعہ گیر کی طاقت ٧٠

عدو پکارتے تھے آج ہم جہاں سے چلے   عدم کی سیر کو ہستی کے بوستاں سے چلے
پھڑک کے طائرِ جاں اپنے آشیاں سے چلے   پروں کو دیکھتے جبریل آسماں سے چلے
وفورِ خوف سے مُضطر ہوئی جو گھبرا کر
تو سات پردوں میں گاوِ زمیں چھپی جا کر

www.emarsiya.com

۷۱
ملائک و پری و حور و دیو و جنّ و بشر   عطارد و زحل و مشتری و شمس و قمر
دیار و دشت و جبال و بحار و سنگ و شجر   وحوش و طیر و چرند و پرند و ضیغمِ نر
کسی کو امن کی صورت نظر نہ آتی تھی
یہ برق سب کے سروں پر چمک کے جاتی تھی

۷۲
سپاہِ شام میں کس کس کو انتظار نہ تھا   جری وہ کون سا تھا جو جگر فگار نہ تھا
تباہ کون نہ تھا کون بے قرار نہ تھا   رسالے والے نہ تھے یا رسالہ دار نہ تھا
علیؑ کے لال نے غارت کیا ہزاروں کو
بھگا بھگا دیا رن سے ستم شعاروں کو

۷۳
پسر نے سعد کے لشکر کا جب یہ دیکھا حال   بُلا کے شمر کو گویا ہوا وہ بد افعال
ذرا بھی فوج کا اپنی نہیں ہے تجھ کو خیال   علیؑ کے لال نے میداں لہو سے کر دیا لال
پئے مقابلہ بصری کو یا کہ شامی کو
بلا کے بھیج کسی پہلوانِ نامی کو

۷۴
کہا یہ شمر نے سُن کر کہ ہے مری بھی یہ رائے   زباں سے نام بھی لیکن امیر ہی فرمائے
کہا یہ اُس نے کہ مشکل ہے فتح کوئی بھی پائے   یہ مرتضیٰؑ کا قمر ہے ہلال جنگ کو جائے
چمک دمک جو یہ تلوار کی دکھا دے گا
یقیں ہے معرکۂ جنگ سے بھگا دے گا

۷۵
غرض کہ شمر نے بھیجا اُسے برائے وغا   فرس پہ چڑھ کے وہ جب شہؑ کے سامنے آیا
تو بڑھ کے آپؑ نے پوچھا کہ نام ہے ترا کیا   کہا ہلال ہوں میں پہلوان مغرب کا
جو فنِ جنگ میں کامل ہیں خوف کھاتے ہیں
میں جب نکلتا ہوں لوگ انگلیاں اُٹھاتے ہیں

www.emarsiya.com

۷۶
کہا یہ آپؑ نے ہم کو نہیں ہے کچھ ترا ڈر کہ ہم ہیں فاتحِ بدر و اُحد کے رشکِ قمر
کمال تیغِ ہلالی کا ہم دکھائیں اگر تو صاف دو ابھی خورشیدِ چرخ کی ہو سپر
سمجھ لے خوب کوئی دم میں جان کھوئے گا
۷۷ ہلال تُو ہے تو غائب نظر سے ہوئے گا

یہ چاندنی فقط اِک دو گھڑی کی ہے ناداں زوالِ عمر کا وقت آگیا عروج کہاں
کہیں تلاش سے پائیں گے جب نہ تیرا نشاں خفیف ہوں گے یہ سب شامیانِ بے ایماں
جو بڑھ کے چلتے ہیں دنیا میں منہ کی کھاتے ہیں
۷۸ ملیں گے ہاتھ جو لوگ انگلیاں اُٹھاتے ہیں

یہ سُن کے سر بہ گریباں ہوا جو وہ غدّار علیؑ کے لختِ جگر نے صدا یہ دی ہشیار
سنبھل کے نیزے کا پہلے کیا شقی نے وار جھکائی دے کے جو حضرت نے ماری اِک تلوار
لعین بھول گیا اپنی ساری مشاقی
۷۹ سناں تو کٹ کے گری ڈانڈ رہ گئی باقی

صدا حسینؑ نے دی واہ واہ کیا کہنا زبانِ نیزہ کٹی بات اب بنے گی کیا
پٹک کے ڈانڈ کو بے شرم نے یہ شہ سے کہا جری ہیں آپ تو اِک تیر روکئے میرا
حریف زد پہ اگر ہو بچا نہیں کرتا
۸۰ کماں سے چھٹ کے کبھی یہ خطا نہیں کرتا

کہا یہ آپ نے گر ہاتھ ہی خطا کر جائے تو پھر نشانے کے اوپر خدنگ کیونکر آئے
یہ سُن کے غیظ میں آیا وہ سرکش و خود رائے مثالِ مار کے موذی نے پھر کئی بل کھائے
غرض کہ سینۂ شاہِ ہدا نشانہ کیا
کماں میں جوڑ کے اِک تیر کو روانہ کیا

www.emarsiya.com

۸۱

کیا تھا طے نہ ابھی مرغِ تیر نہ رستا کہ شہ نے تیغ سے پر قینچ کر کے ڈالدیا
یہ رنگ دیکھ کے ظالم نے لفظِ ہائے کہا تو شاہِ دیں یہ پکارے کہ زور سے چلّا
یہ کیا کہ صرف دہن ہی میں بس زباں ہل جائے
وہ دھوم دھام تو ہو خانۂ کماں ہل جائے ۸۲

ہلالِ نحس نے یہ گفتگو جو شہ کی سُنی ہر ایک بات کلیجے میں مثلِ تیر لگی
خموش رہ گیا کچھ بے حیا سے بن نہ سکی کماں کی طرح سے خم کھا کے تیغ میان سے لی
خیال تھا کہیں اُلٹا نہ خوں میں بھر جاؤں
یہ سوچتا تھا کہ موقع سے وار کر جاؤں ۸۳

یہ حال دیکھ کے لی شاہِ دیں نے بھی تلوار پر اِس خیال سے ٹھہرے کہ ہو اُدھر سے وار
یہ دیکھنے کو کہ کرتا ہے مکر کیا مکّار کہ اتنی دیر میں سرکا بتا کے ہاتھ اِک بار
لعین چاہتا تھا اِک کمر پہ وار کروں
علیؑ کے پارۂ دل کا جگر فگار کروں ۸۴

بلند ہو کے شقی کا جو نیچے ہاتھ اُترا پسر نے شیر کے بھنڈارہ اُس کا کھول دیا
فرس سے ہو کے جو بے جاں زمیں پر وہ گرا کسی نے شامیوں کی فوج میں سے دی یہ صدا
علیؑ کے رشکِ قمر نے عجب کمال کیا
ہلالِ نحس کو کیا بے چھری حلال کیا ۸۵

بڑے غرور و تکبّر سے لڑنے آیا تھا عروجِ تن کے بہت ہیز نے دکھایا تھا
علیؑ کے ماہ کو کچھ دھیان میں نہ لایا تھا گرا بھی منہ کے ہی بل جیسا سر اُٹھایا تھا
شکست پا کے موا بد دماغ خوب ہوا
چمک ہلال کی جاتی رہی غروب ہوا

www.emarsiya.com

٨٦

یہ رنگ دیکھ کے بھاگے تمام بانیٔ شر   پکارے روک کے شمشیر شاہِ جنّ و بشر
وہ فوج کیا ہوئی او ابنِ سعدِ بد اختر   سپاہ کا اسی جرات پہ تو بنا افسر
کھنچی جو تیغ دو دم روسیاہ رُک نہ سکا
٨٧ دمِ نبرد قشونِ سپاہ رُک نہ سکا

بتا حسینؑ کی جرات کو تُو نے دیکھ لیا   ہمارے ہاتھوں کی قوت کو تُو نے دیکھ لیا
اِس انتشار میں ہمت کو تُو نے دیکھ لیا   علیؑ کے گھر کی شجاعت کو تُو نے دیکھ لیا
ہمارے سامنے سر خودسروں کے جھکتے ہیں
٨٨ کسی سے شیرِ الٰہی کے شیر رُکتے ہیں

یہ کہہ رہے تھے ابھی بادشاہِ ہر دو سرا   کہ آئی شیرِ الٰہی کی ناگہاں یہ صدا
حسینؑ تیری شجاعت کے مرتضیٰؑ ہو فدا   نہ اب لڑو کہ یہ وقتِ نماز ہے بیٹا
خوشی سے وعدۂ طفلی وفا کرو شبیرؑ
٨٩ بس اب فریضۂ آخر ادا کرو شبیرؑ

یہ سُن کے روک لی حیدرؑ کے شیر نے تلوار   کہا پدر سے یہ مُڑ کر بدیدۂ خوں بار
حضور آپ ہوں میں اپنی جان سے بیزار   نہ ہے عزیزوں کا مجمع نہ کثرتِ انصار
ہر ایک سمت سے گھیرے ہے فوجِ غم مجھ کو
٩٠ پیامِ مرگ ہے عباسؑ کا اَلم مجھ کو

ابھی خموش ہوئے تھے نہ شاہِ عرش مقام   جو بہرِ جنگ بڑھا پھر ہر ایک بد انجام
سپاہ چاروں طرف بیچ میں تھے شاہِ اَنام   چلے غریب پہ اِک بار گرز و تیر و حسام
جنابِ فاطمہؑ کا لال ظلم سہنے لگا
رسولؑ زادے کا خوں چار سمت بہنے لگا

www.emarsiya.com

۹۱

وہ پھول سا تنِ نازک وہ تیرِ ہائے ستم   سہے یہ ظلم جہاں کا امیرؑ ہائے ستم
تمام ٹوٹ پڑے ہیں شریرؔ ہائے ستم   ہے کس بلا میں علیؑ کا وزیرؑ ہائے ستم

نہ پیدلوں کو نہ اسواروں کو تامل ہے
گراؤ گھوڑے سے رن میں یہ چار سُو غل ہے ۹۲

نہ یار ہے نہ کوئی غمگسار پہلو میں   پسر کو ڈھونڈتے ہیں بار بار پہلو میں
جگر ہے نشترِ غم سے فگار پہلو میں   تڑپ رہا ہے دلِ بے قرار پہلو میں

خدا ہی جانے کہ غش میں غریب ہے کب سے
علیؑ کا لال گرا چاہتا ہے مرکب سے ۹۳

گھرا ہے فاطمہؑ کا ماہ فوجِ دشمن میں   خبر غریب کی لیتا نہیں کوئی رن میں
رسولؐ نے نہ رُلایا ہو جس کو بچپن میں   گڑے ہیں سینکڑوں تیر اُس غریب کے تن میں

جگر فگار کو پیاسے کو دیکھنے آئیں
کہو نبیؐ سے نواسے کو دیکھنے آئیں ۹۴

اُدھر سے چلتے تھے سَن سَن جو رن میں تیرِ قضا   صدا تھی حضرتِ زینبؑ کی یہ بہن ہو فدا
مدد کو آئے ہیں کیا جبرئیل اے بھیّا   ملائکہ کا تو آیا نہیں فلک سے پَرا

ہر ایک آپ کی امداد کو ترستا ہے
پکارے شاہؑ کے تیروں کا مینہ برستا ہے ۹۵

یہ کہتے کہتے ہوئے غش فرس پہ شاہِ ہدا   لجامِ اسپ کا تسمہ بھی ہاتھ سے چھوٹا
ہوئے رکاب سے پائے امامِ پاک جدا   چلی بہشت سے سر پیٹتی ہوئی زہراؑ

فرس بھی روتا ہے میداں میں سر جھکائے ہوئے
زمیں پہ شاہؑ گرے خون میں نہائے ہوئے

www.emarsiya.com

۹۶

بیاں ہو شمر کی بدعت کا حال اب کیونکر   کہاں وہ موزہ کہاں سینۂ شہِ اطہر
بُکا کے واسطے یہ بات بس ہے تا محشر   رسولؐ زادے کو ظالم نے کردیا بے سر
بتولؑ پیٹتی ہیں بوترابؑ روتے ہیں
۹۷   جگر کو تھامے رسالتمآبؐ روتے ہیں

سیاہ و زرد اُٹھیں رن میں آندھیاں پیہم   ہر اِک نگاہ میں ظلمات کا ہوا عالم
گہن میں مہر تھا ہر شے تھی محوِ رنج و الم   ملائکہ میں فغاں تھی، جنوں میں تھا ماتم
سحابِ حسرت و غم چار سو برستا تھا
۹۸   زمیں پہ چرخ سے تازہ لہو برستا تھا

پکارتی تھی یہ زہراؑ کدھر گئے بیٹا   زمیں پہ غش میں ہو تم یا گزر گئے بیٹا
لہو میں چاند سے رخسار بھر گئے بیٹا   یہ کس زباں سے کہے ماں کہ مر گئے بیٹا
ہمیشہ خاک اُڑانے یہاں میں آؤں گی
۹۹   نہ اب لحد میں بھی تا حشر چین پاؤں گی

نظر میں پھرتی ہیں اس دم شجاعتیں تیری   رہیں گی شہرۂ آفاق ہمتیں تیری
پسند دل سے تھیں اے جان عادتیں تیری   نہ تھیں رسولؐ سے کچھ کم عبادتیں تیری
فزوں ہر ایک سے شوقِ نماز تھا تیرا
۱۰۰   عجب کریم سے راز و نیاز تھا تیرا

وہ ظلم بعدِ فنا بزمؔ اشقیا نے کیا   جلایا ناریوں نے خیمۂ شہِ والا
عجیب طرح سے گھر آلِ مصطفیٰؐ کا لُٹا   کسی نے زینبؑ بے کس کے سر سے کھینچی ردا
کوئی لئے ہوئے بستر مریضِ زار کا تھا
کسی کے ہاتھ میں گہوارہ شیر خوار کا تھا

www.emarsiya.com